© rasailojaraid.com

عزت ہے محبت کی قائم اے قیس، حجاب محمل سے
محمل جو گیا عزت بھی گئی غیرت بھی گئی لیلا بھی گئی

....

ماہ ربیع الاول میں اس بار پہلے سے زیادہ مذہبی جوش وخروش اور چہل پہل دیکھنے میں آئی، جس سے ہر صاحبِ دل نے یہ محسوس کیا کہ مغرب جتنا زیادہ پروپیگنڈا اسلام اور رسول اسلام ﷺ کے خلاف کرتا ہے اس سے کہیں زیادہ مسلمانوں میں اپنے مذہب اسلام اور اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ الفت محبت اور وابستگی میں اضافہ ہوتا ہے اس بار بلالحاظِ مسلک ہر طرف محافل سیرت ومیلاد کے بینرز پوسٹرز قد آدم ہورڈنگز اور مبارک بادوں کے کارڈز، سرکاری اور نجی عمارتوں، مسجدوں، گلی محلوں، دکانوں اور ذاتی رہائش گاہوں پر خوبصورت چراغاں، جلسے جلوس اور ریلیاں حضور ﷺ سے اپنی والہانہ عقیدت ومحبت کا مظہر بن کر سامنے آئیں ٹی وی چینلز نے بھی بھر پور انداز میں سیرتِ رسول عربی ﷺ کے پروگرامز کا اہتمام کیا.....نعت کی محافل اس کے علاوہ رہیں جن میں رنگ ونور کی برسات دیکھنے میں آئی..........مگر اسی دوران ہمارے ایک کرم فرما (جناب حافظ عبدالغفار صاحب) نے ہمیں ایک فوٹو کاپی شدہ مضمون ارسال کر کے غمزدہ کر دیا..........جو شعیب نگرامی نامی کسی مضمون نگار کا ہے..........یہ مضمون کراچی سے شائع ہونے والے ششماہی مجلہ نعت رنگ کے شمارہ ۲۲ میں شائع ہوا ہے.....نعت رنگ وہ رسالہ ہے کہ جس پر ہم نے مجلہ فقہ اسلامی میں دو ایک بار مدیر مجلہ اور ان کے مضامین کی تعریف کی ہے اور ان کی کاوشوں کو سراہا ہے..........ہمارے کرم فرما نے غالباً اسی لئے ہمیں یہ مضمون ارسال کیا ہے کہ ہم تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لیں، ساتھ ہی ایک خط میں انہوں نے اس مضمون کا مدلل ومفصل جواب تحریر کرنے کی فہمائش بھی کی ہے.....نعت رنگ ہمارے ہی نہیں ہم جیسے اور بھی بہت سے نعت سے محبت رکھنے والے احباب کا ممدوح رہا ہے اور مولانا کوکب نورانی تو اس کے شیدائی ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے رطب اللسان بھی رہے ہیں..........انہوں نے اس پرچہ کے لئے بارہا تعریفی مضامین لکھے ہیں ہمیں امید ہے کہ اس مضمون پر بھی وہ ایک مفصل تبصرہ تحریر فرمائیں گے..........نعت رنگ میں شائع ہونے والا پیش نظر مضمون یقیناً محل نظر ہے اور اس کے بعض مندرجات زہر آلود نشتر لئے ہوئے بھی ہیں..........مثلاً اس کے صفحہ ۳۶ پر یہ پیراگراف کہ..........عربی نعتیہ شاعری کو توحید خالص کی ڈگر سے ہٹا کر

☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شرک کے غار میں دھکیلنے کے گناہ گار ساتویں صدی کے اندلسی شاعر ابن ہانی اور اسکندریہ کے نعت گو شاعر محمد بن سعید البوصیری تھے جن کے بارے میں میرے ایک دوست استاذ ڈاکٹر محمد النجار کہا کرتے تھے کہ مذکورہ دونوں شعراء نے شرکیہ نعت گوئی کا شجر خبیثہ لگایا تھا وہ آج بھی پھل پھول رہا ہے ....بوصیری سے اہل اسلام کو جو عقیدت ومحبت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ، یقیناً ان کے بارے میں اس طرح کی بات اہلِ ایمان کے دل دکھانے والی بات ہے ....مگر خشکوں کے ہاں یہ معمولی بات ہے انہوں نے جس قسم کی مئے توحید پی رکھی ہے اس کے نشہ میں انہیں کسی پیغمبر کی توہین کرنے یا ان کے بارے میں دل آزار بات کہنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں ہوتی ....بوصیری تو پھر غلام پیغمبر ہے.............

ہم اس پیراگراف پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے اور اس سے مستفاد مفہوم کا معاملہ قارئین پر چھوڑتے ہوئے ایک اور اقتباس پیش کرتے ہیں ....صفحہ ۳۷ پر مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ ....مشہور ادیب احمد امین کے بقول فارسی کے نعت گو شعراء دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے باوجود اپنے موروثی مذہب مجوسیت اور وحدۃ الوجود کے شرکیہ عقیدے سے اپنا دامن نہ چھڑا سکے ....ان شعراء کے سرفہرست ، فریدالدین عطار، جلال الدین رومی اور عبدالرحمٰن جامی کے نام لئے جاسکتے ہیں ....جلال الدین رومی نے اپنی نعت میں اس بات کو ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ رسولِ عربی کی صورت میں جلوہ گر ہوا..........رومی کے ان مشرکانہ عقائد کے باوجود ہمارے نام نہاد صوفیا ان کی مثنوی کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں ....

قارئین محترم ....ہمارے ذہن میں اس وقت وہ حدیث مبارکہ آ رہی ہے کہ..........اذا لم تستح فاصنع ماشئت ....جب تمہارے دل و نگاہ سے حیا کی پٹی اتر جائے تو پھر جو چاہو کرو............رومی کے مریدِ صادق اور جامی کے خوشہ چیں عاشق، اقبال نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے کہا تھا..........

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

قارئینِ محترم ....شعیب نگرامی کی یہ دل آزار باتیں ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں، تحریکِ

☆ الایمان مبنیة علی الالفاظ لا علی الاغراض ☆ قسم کا دارومدار الفاظ پر ہوتا ہے اغراض پر نہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

استشراق اور جدیدیت، جس کا وجود ہی مسلمان کے دل سے عشق ومحبت رسول نکالنے پر قائم ہے خواہ وہ توحید کے نام پر ہو یا کسی اور عنوان سے............اس کے ایجنٹ مختلف ادوار میں اور مختلف بلاد وامصار میں پیدا ہوتے رہے ہیں......ہوتے رہیں گے..........

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

بس سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس شرار بولہبی سے ہم اور جناب صبیح رحمانی کس طرح دامن بچا کے چلیں..............

صبیح رحمانی کا نعت رنگ نعت گو شعراء کو یہ باور کرانے کی کوشش میں رہتا ہے کہ نعت کہتے ہوئے شرک سے دامن بچا کے چلو..............ہم جناب صبیح رحمانی سے عرض کرتے ہیں کہ نعت پر تنقید کرتے ہوئے اور تنقیدی مضامین شائع کرتے ہوئے "عاشقان مصطفیٰ" کی دل آزاری سے دامن بچا کے چلو..............اپنے نامور اسلاف کی عزت وناموس کو خاک میں ملانے والے مضامین کی اشاعت سے پیچھا چھڑا کے چلو..............برادر عزیز، ناقدین کی محض اپنی عقل کی بنیاد پر تنقید پر کبھی بھروسہ نہ کیجئے کیونکہ:

عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے عشق بے چارہ نہ واعظ ہے نہ ملا نہ حکیم

آپ غلامان مصطفیٰ اور عاشقان رسول کے درمیان کھڑے ہیں.........نعت رنگ لئے ہوئے......ترجمان آپ نعت کے اور نعت کہنے والوں کے ہیں......مخالفین نعت کے نہیں..........لہذا..........ذرا سنبھل کے چلنا ہوگا..............کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے..............

قارئین محترم: جدیدیت کے علمبرداروں نے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور جس طرح آئے دن اس اسلام دشمن تحریک کے نمائندے (خود ساختہ) اسکالرز کے روپ میں گمراہ کن بیانات، خطابات، تحریروں اور تقریروں میں اسلام کو سائنسی پیمانوں سے ناپ تول کر نوجوانوں کو اپنی اقدار وروایات سے دور کرنے اور اسلاف سے ان کا رشتہ کاٹنے کے درپے ہیں......اس کا فوری سد باب انتہائی ضروری اور خاموشی ومصلحت کوشی نقصان دہ ہے......ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی جدیدیت کے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، چنانچہ اس حوالہ سے ہم فقہ اسلامی کے صفحات پر مضامین کا ایک نیا سلسلہ شروع کر رہے ہیں، جو جناب محمد ظفر اقبال صاحب کے قلم سے نکلی ہوئی تحریروں پر مشتمل ہے زیر نظر شمارہ میں اس کی پہلی قسط پیش خدمت ہے......اس پر اپنی رائے ضرور دیجئے گا..............

☆ لاثواب الا بالنیة ☆ (فقہی ضابطہ)

© rasailojaraid.com